نوحہ سکینہ

تنویر نگروری، لکھنؤ

سکینہ چچا سے یہ کرتی ہے شکوا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
کبھی تم خفا مجھ سے ہوتے نہیں تھے، مرے اک اشارہ پہ آجاتے تھے تم
بھتیجی سے اپنی بہت تھی محبت، یہ وقتِ مصیبت مدد کو نہ آئے
میں بے چین خیمے میں سہمی کھڑی تھی، مرے چھینے جاتے رہے گوشوارے
لگادی گئی آگ خیموں میں میرے مری سمت شعلے بڑھے آرہے تھے
قیامت کا ایسا بھی اک وقت آیا، کہ سر سے لعینوں نے چادر بھی چھینی
یتیمی میں شفقت کے بدلے ملا کیا، لگے تازیانے، طمانچے بھی کھائے
گراں طوق وزنجیر و بیڑی پنہا کر پھراتے ہیں بیمار بھائی کو در در
وہ شام غریباں، وہ سنسان جنگل، غریبوں کا لیکن نہ تھا کوئی وارث
نگاہیں جمی تھیں مری سوئے دریا، ستم پر ستم ڈھا رہے تھے ستمگر
کنیزی میں اپنی طلب کر رہا تھا، لعیں مجھ کو لاچار و بے کس سمجھ کر
فغاں سن کے تنویرؔ غازی کا لاشہ لرز جاتا ہوگا تڑپ جاتا ہوگا

یہاں تک کہ ہوتا رہا قتل بابا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
بس اتنا بتا دو کہ تھا ماجرا کیا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
بہت تم پہ عمّو تھا مجھ کو بھرسا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
ستم گر لگاتے رہے تازیانا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
چچا میرا جلنے لگا تھا یہ کرتا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
مری مائیں پھوپھیاں ہوئیں سر برہنا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
نکلتا رہا خواہشوں کا جنازا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
تھا دشوار بستر سے بھی جس کا اٹھنا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
پھوپھی میری ایسے میں دیتی تھی پہرا میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
محبت کا تھا کیا یہی بس تقاضا میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
بصد یاس تکتی رہی سوئے دریا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
بلک کر یہ جب کہتی ہوگی سکینہؑ، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

نوحہ

تذہیب نگروری، لکھنؤ

دشت میں سبطِ پیمبر روئے ہیں — اپنی مظلومی پہ سرور روئے ہیں
سن کے بچوں کی صدائے العطش — قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ روئے ہیں
مسکرائے ظلم پر اصغرؑ ضرور — ہاں مگر حالِ پدر پر روئے ہیں
زخم کھاکر مسکراتے ہیں حسینؑ — جب کہ پہلو میں پیمبرؐ روئے ہیں
شمر کو کیوں کہہ رہے ہو سنگ دل — شہ کی مظلومی پہ پتھر روئے ہیں
سینۂ اکبرؑ سے نیزہ کھینچ کر — بے کسی پر اپنی سرورؑ روئے ہیں
وقت رخصت دیکھ کر زینبؑ کا حال — پھوٹ کر سبطِ پیمبرؐ روئے ہیں
درد پر بچی کے، آنسو خون کے — ٹوٹ کر کانوں کے گوہر روئے ہیں
مر گئی بالی سکینہؑ قید میں — آسماں والے زمیں پر روئے ہیں
کربلا کی یاد میں تذہیبؔ ہم — روتے ہیں روئیں گے اکثر روئے ہیں